دل کی بات

گزشتہ ماہ قومی اسمبلی میں بحث کے لئے وفاقی بجٹ پیش کیا گیا اور اسمیں ۶۱ ارب روپے کا خسارہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس میں ۲۰ ارب روپے قرض لئے جائیں گے اور باقی ۴۱ ارب روپے کے ٹیکسوں کا بوجھ مظلوم عوام کو ہی اٹھانا پڑے گا۔ بجٹ کا تجزیہ و تفصیلات اخبارات کے ذریعے مسلسل سامنے آرہی ہے۔ فی الجملہ یہ بجٹ جاگیرداروں کا بجٹ ہے کہ اسمیں صرف انہیں مکمل چھوٹ دی گئی ہے اور صنعتکاروں کے لئے تمام راستے مسدود کر دئیے گئے ہیں۔ روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتیں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ عام آدمی کی قوت خرید ختم ہورہی ہے۔ اور ابھی منی بجٹ کی گنجائش بھی موجود ہے۔ مختصراً یہ کہ موجودہ بجٹ نے ایک عام آدمی کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ اور سب سے زیادہ عام شہری ہی متاثر ہوا ہے۔ ۲۳ جون کی تاریخی ہڑتال نے موجودہ بجٹ کو مسترد کرتے ہوئے ثابت کر دیا ہے کہ یہ غریب عوام کا قاتل اور جاگیرداروں کا محافظ بجٹ ہے۔ عوام کی بھلائی کی دعویدار حکومت اسے واپس لے اور عام آدمی کے مسائل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نیا بجٹ پیش کرے۔

"سرے" کی محل سرا اور بیگم بے نظیر:

قومی اسمبلی کے ۹ جون کے اجلاس میں قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف نے انکشاف کیا کہ وزیرِ اعظم بیگم بے نظیر نے لندن کے قریب "سرے کاؤنٹی" میں ۳۵۵ ایکڑ پر مشتمل ایک محل تقریباً ۱۵ کروڑ روپے میں خریدا ہے۔ نواز شریف نے اپنے اس دعوے کے ثبوت میں برطانوی اخبار "سنڈے ایکسپریس" میں شائع ہونے والی خبر کا تراشہ بھی پیش کیا۔ اخباری تفصیل کے مطابق بے نظیر اور زرداری نے ۵ ٹن سامان بھی لندن بھیجا اسمیں نوادرات کی ۴۵ پیٹیاں ہیں جنہیں آموں کی پیٹیاں ظاہر کیا گیا ہے۔ "سنڈے ایکسپریس" نے بے نظیر کی تردید کو غلط قرار دیتے ہوئے محل کی تصاویر شائع کی ہیں اور مزید معلومات بھی بہم پہنچائی ہیں۔

وزیراعظم اور ان کے شوہر زرداری کے پاس اتنی دولت کہاں سے آئی کہ انہوں نے اتنا قیمتی محل خرید لیا؟ اب یہ کوئی مشکل سوال نہیں رہا۔ یہ سابقہ بجٹ کے کمالات ہیں اور موجودہ بجٹ کے کمالات آئندہ دنوں میں قوم کے سامنے ظاہر ہوں۔ اس دیدہ دلیری اور غنڈہ گردی کے ساتھ قومی خزانے کو لوٹنے والے حکمرانوں سے نجات وقت کا اہم تقاضا ہے۔

قاضی کی اذاں:

امیر جماعت اسلامی پاکستان جناب قاضی حسین احمد نے ۲۴ جون کو وزیراعظم ہاؤس کے سامنے "احتجاجی دھرنا" کا اعلان کیا تو حکومت نے پوری قوت سے اسے روکنے اور کچلنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ قاضی صاحب کو اسلام آباد میں داخل ہونے سے روکا گیا مگر قاضی نہ ٹلا اور تمام رکاوٹوں کو توڑتے ہوئے وزیراعظم

ہاؤس کے قریب جا پہنچا۔ قاضی حسین احمد موجودہ حکومت کی اسلام دشمن، سیکولر پالیسیوں اور میڈیا سے عریانی وفحاشی پھیلانے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ اس مہم میں قاضی صاحب کو اپنے تین ساتھیوں کی لاشیں بھی اٹھانا پڑیں جن کی پیشگوئی ایک روز قبل وزیراعظم کر چکی تھیں۔

ہر شہری کو احتجاج کا حق ہے مگر اس کی پاداش میں انہیں کچلنا اور جان سے مار دینے کا حق دنیا میں کسی کو حاصل نہیں۔ یہ ایسا شرمناک اور افسوسناک واقعہ ہے کہ اس کے بعد موجودہ حکمرانوں کو اقتدار میں رہنے کا کوئی حق باقی نہیں رہتا۔

اب قاضی صاحب پورے ملک میں "دھرنا" پروگرام چلا رہے ہیں اور ۳ جولائی کو اس کا مظاہرہ بھی کر چکے ہیں انہوں نے پیشگوئی کی ہے کہ عوام کے ذریعے ہم دو ماہ میں موجودہ حکومت کا بستر گول کر دیں گے قاضی جی! "آپ کے منہ میں گھی شکر" مگر سوال یہ ہے کہ ان حکمرانوں کا بستر گول کرنے کے بعد کس کا بستر بچھے گا؟ کیا پھر کوئی لادین سیاست دان قوم پر مسلط ہوگا؟ آپ نے قربانی دی ہے مگر یہ یاد رہے کہ اس کا پھل بھی آپ ہی کو اٹھانا ہے مبادا پھر کوئی لادین سیاست دان آپ کی محنت کو اچک لے۔

خواتین کی سزائے موت کا خاتمہ:

۱۰ جون کو وفاقی کابینہ نے اپنے اس فیصلے کا اعلان کیا کہ "آئندہ خواتین کو سزائے موت نہیں دی جائے گی اور انہیں عمر قید کی سزا دی جائے گی" عورتوں اور مردوں کے مساوی حقوق کا راگ الاپنے والوں کا یہ کیسا غیر منصفانہ فیصلہ ہے۔ کابینہ کا یہ فیصلہ جہاں صریحاً قرآن وسنت کے خلاف ہے وہاں آئین کی دفعہ ۲۲۷(۱) کے بھی خلاف ہے۔ اگر اسمبلی میں یہ مسودہ قانون پاس نہ ہوا تو اندیشہ ہے کہ آرڈیننس کے ذریعے حکومت اسے قوم پر مسلط کر دے گی۔

یہ فیصلہ حدود اللہ کے خلاف کھلی بغاوت اور اعلانِ جنگ ہے۔ جس حکومت کی وزیرہ عظمیٰ حدود اللہ کو (معاذاللہ) ظالمانہ اور وحشیانہ سزائیں قرار دے چکی ہوں اس سے ایسے ہی اقدامات کی توقع ہو سکتی ہے۔ اس فیصلہ کے نفاذ سے وطن عزیز میں جرائم مزید پروان چڑھیں گے دوسرے لفظوں میں اب جرائم پیشہ لوگ عورتوں سے قتل کرائیں گے۔ بحیثیت مسلمان ہر پاکستانی اس فیصلہ سے بغاوت کا اعلان کرتا ہے اور اسے امریکی ویہودی لابی کی سازش قرار دیتا ہے۔ دینی قوتیں اسے ہرگز نافذ نہیں ہونے دیں گی۔

مجلسِ عمل تحفظ ختم نبوت کا یوم مطالبات:

۱۴ جون کو ملک بھر کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر یوم مطالبات منایا گیا۔ مختلف شہروں میں اجتماعات منعقد ہوئے اور ان میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ

قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

قانونِ امتناعِ قادیانیت پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔

(بقیہ ص ۳۲ پر)